یہ ماسٹر محمد دین مرحوم کی پاکٹ ڈائری ہے جو ہے جیسے ہے کی بنیاد پر آپ خود پڑھیں اور رائے قائم کریں کہ یہ کیا ہے

مرحوم، ان ہی کے بقول 1914 میں جلالپور شریف میں پیدا ہے اور 22 دسمبر 2022 کو طبعی موت سے وفات پائی

مرحوم نے اس دور میں کہ جب پرائمری پاس تحصیلدار لگ جایا کرتے تھے، زمیندارہ کالج گجرات سے ایف ایس سی

میڈیکل میں کی اور ساری زندگی بطور سائنس ٹیچر پڑھاتے رہے ورثے میں متنازع زرعی زمین پائی اور ساری زندگی

مقدمہ بازی میں گزاری خوش قسمتی ہی تھی جو مرض الموت میں ہی سہی، بلاآخر مقدمہ جیتنے کی خوشی پائی غریب بندہ

اگر خوشحال ہو بھی جائے تو دل کا ہمیشہ غریب ہی رہتا ہے ویسے ہی مرحوم نے بھی، کروڑوں کما کر بھی تندوری روٹی

پانی میں ڈبو اور کھا کر بڑھاپا کاٹا ساری زندگی بھائیوں سے دس دس اور بیس روپے کے کاشکاری اخراجات بابت

لڑتے اور رقم وصولی وادائیگی کی رسیدیں لکھتے اور بھیجتے رہے ایک نمبر کے اڑیل اور ضدی مگر شریف انسان تھے خدا

درجات بلند کرے نہ کرے اسکی مرضی، کیا فرق پڑتا ہے درجے تو زندوں کے بلند ہونا چاہیں

انکا نالائق نواسہ

مبشر

تیار کردہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور و منظور شدہ محکمۂ تعلیم پنجاب ، لاہور
بطور سول ٹیکسٹ بک برائے مدارس پنجاب پرائمری ٹیچرز سرٹیفکیٹ کورس
بموجب سرکلر نمبر S.O. (C) 10—1/73 مورخہ 28 مارچ ، 1974ء

مصنف
محمد اسحاق خالد
بی ۔ اے ۔ (آنرز) ایم ۔ اے ۔ بی ایڈ

رفعت میں مقاصد کو ہمدوشِ ثریا کر ۔
خودداریٔ ساحل دے آزادیٔ دریا دے
بے لوث محبت ہو بے باک صداقت ہو ۔
سینوں میں اجالا کر دِل صورتِ مینا دے
احساس عنایت کر آثارِ مصیبت کا ۔
امروز کی شورش میں اندیشۂ فردا دے
میں بلبلِ نالاں ہوں اک اجڑے گلستاں کا
تاثیر کا سائل ہوں محتاج کو داتا دے ۔
اقبال مرحوم

اگر چاہوں تو نقشہ کھینچ کر الفاظ میں رکھ دوں
مگر تیرے تخیل سے فزوں تر ہے وہ نظارا۔
تجھے آبا سے اپنے کوئی نسبت ہو نہیں سکتی
کہ تو گفتار وہ کردار تو ثابت وہ سیارا
گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی
ثریا سے زمیں پر آسماں نے ہم کو دے مارا۔
حکومت کا تو کیا رونا کہ وہ اک عارضی شے تھی
نہیں دنیا کے آئینِ مسلّم سے کوئی چارا۔
مگر وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آبا کی
جو دیکھیں اُن کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سی پارا
"غنی روزِ سیاہ پیرِ کنعاں را تماشا کن
کہ نورِ دیدہ اش روشن کند چشمِ زلیخا را۔"
اقبال مرحوم

نوید صبح

آتی ہے مشرق سے جب ہنگامہ در دامنِ سحر
منزلِ ہستی سے کر جاتی ہے خاموشی سفر
محفلِ قدرت کا آخر ٹوٹ جاتا ہے سکوت
دیتی ہے ہر چیز اپنی زندگانی کا ثبوت
چہچہاتے ہیں پرندے پا کے پیغامِ حیات
باندھتے ہیں پھول بھی گلشن میں احرامِ حیات
اے دلِ خوابیدہ اُٹھ ہنگامہ آرا تو بھی ہو۔
وہ نکل آئی سحر گرمِ تقاضا تو بھی ہو۔
دورۂ عالم میں رہ پیما ہو مثلِ آفتاب
دامنِ گردوں سے ناپیدا ہوں یہ داغِ سحاب
کھینچ کر خنجر کرن کا ہو تو پھر گرمِ ستیز
پھر سکھا تاریکیٔ باطل کو آدابِ گریز

اگر چاہوں تو نقشہ کھینچ کر الفاظ میں رکھ دوں
مگر تیرے تخیل سے فزوں تر ہے وہ نظارا ۔
تجھے آبا سے اپنے کوئی نسبت ہو نہیں سکتی
کہ تو گفتار وہ کردار تو ثابت وہ سیارا
گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی
ثریا سے زمیں پر آسماں نے ہم کو دے مارا ۔
حکومت کا تو کیا رونا کہ وہ اک عارضی شے تھی
نہیں دنیا کے آئین مسلّم سے کوئی چارا ۔
مگر وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آبا کی ۔
جو دیکھیں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سی پارا
"غنی روز سیاہ پیر کنعاں را تماشا کن"
کہ نور دیدہ اش روشن کند چشم زلیخا را ۔

اقبال مرحوم

نوید صبح

آتی ہے مشرق سے جب ہنگامہ در دامن سحر
منزل ہستی سے کر جاتی ہے خاموشی سفر
محفل قدرت کا آخر ٹوٹ جاتا ہے سکوت
دیتی ہے ہر چیز اپنی زندگانی کا ثبوت
چہچہاتے ہیں پرندے پا کے پیغام حیات
باندھتے ہیں پھول بھی گلشن میں احرام حیات
اے دل خوابیدہ اٹھ ہنگامہ آرا تو بھی ہو ۔
وہ نکل آئی سحر گرم تقاضا تو بھی ہو ۔
دورہ عالم میں رہ پیما ہو مثل آفتاب
دامن گردوں سے ناپیدا ہوں یہ داغ سحاب
کھینچ کر خنجر کرن کا ہو تو پھر گرم ستیز
پھر سکھا تاریکیٔ باطل کو آداب گریز

تو سراپا نور ہے زیبا ہے عریانی تجھے
اور عریاں ہو کے زیبا ہے خود افشانی تجھے
ہاں نمایاں ہو کے برقِ دیدۂ خفاش ہو۔
اے دلِ کون و مکاں کے رازِ مضمر فاش ہو۔

اِقبال مرحوم

غزل

نہ ہو اُس کی خطا پوشی پہ کیوں نازِ گنہ گاری
نشانِ شانِ رحمت بن گیا داغِ سیہ کاری

دغا سے دشمنی رکھ کر مرے دِل کی طلبگاری
بہت مشکل ہے اِس جنسِ گرامی کی خریداری

ہوئیں ناکامیاں بدنامیاں رُسوائیاں کیا کیا۔
نہ چھوٹی ہم سے لیکن کوئے جاناں کی ہواداری

نہیں غم جیب و دامن کا مگر ہاں فکر ہے اِتنی
نہ اُٹھے گا میرے دستِ جنوں سے رنجِ بیکاری

نہ چھوڑا مرتے دم تک ساتھ بیمارِ محبت کا
قسم کھانے کے قابل ہے ترے غم کی وفاداری

نہ اُن کو رحم آتا ہے۔ نہ مجھ سے صبر ہے ممکن
کہیں آسان ہو یا رب! محبت کی یہ دشواری

وفورِ اشکِ پیہم سے ہجومِ شوقِ بیحد میں
مری آنکھوں سے ہے اِک آبشارِ آرزو جاری

نہیں کھلتی مری نسبت تیری اے حیلہ جو مرضی
کہ ہے اقرارِ دلجوئی نہ انکارِ ستمگاری

نہ کر اتنا ستم ہم دردمندوں پر کہ دنیا سے
مبادا ایک قلم اٹھ جائے تہذیبِ وفاداری

یہی عالم رہا گر اس کے حسنِ سحر پرور کا
تو باقی رہ چکی دنیا میں راہ و رسمِ ہشیاری

وہ جرمِ آرزو پر جس قدر چاہیں سزا دے لیں
مجھے خود خواہشِ تعزیر ہے ملزم ہوں اقراری

نسیمِ دہلوی کو وجد ہے فردوس میں حسرت
جزاک اللہ تیری شاعری ہے یا فسوں کاری

(حسرت موہانی)

نظم

قلم شیدا ہو جس پر شوخیٔ تحریر پیدا کر
نشانِ عہدِ رفتہ کی نئی تصویر پیدا کر

تیرے خونِ جگر کی اب ضرورت ہے زماں سامانی
جہاں میں خوابِ اُم تھے انسان خدا گر تھا

نہاں ہے [illegible] گھر میں تھی خداؤں کی فراوانی
سمجھے جاتے تھے سیلابِ ضلالت میں سبھی انسان

حجازی ہوں۔ کہ ایرانی وہ ہندی ہوں۔ کہ یونانی
حریمِ عقل میں بالکل اندھیرا ہی اندھیرا تھا

لئے جاتی تھی دہریت کی جانب فلسفہ دانی
غریبوں بیکسوں پر ظلم ہر سو ڈھائے جاتے تھے

بنائے جور پر قائم تھی دیوارِ جہاں بانی

گرے گی برق بن کر خرمنِ باطل پہ اک پل میں
خلوصِ دل سے آہوں میں ذرا تاثیر پیدا کر۔

اِقبال مرحوم

غزل

نہ کر اندلود نہ بیگانہ وار دیکھ

مبادا ایک قلم اٹھ جائے تہذیب کی چیز اسے یار بار دیکھ

یہی عالم رہا گر اُس کے حسنِ سحر

تو باقی رہ چکی دُنیا میں راہ و رسمِ ہُشیاری ادر دیکھ

وُہ جرمِ آرزو پر جس قدر چاہیں سزا دے دیں

مجھے خود خواہشِ تعزیر ہے ملزم ہوں اقراری

نسیمِ دہلوی کو وجد ہے فردوس میں حسرت

جزاک اللہ تیری شاعری ہے یا فسوں کاری

(حسرت موہانی)

تصویر کا پہلا رُخ

ہوائے مادیّت تھی جب محیطِ عالمِ فانی
فضائے کفر پیہم کر رہی تھی ظلمت افشانی
گھٹا چھائی ہوئی تھی شرک و ظلمت کی زمانے پر
ہر انسان کے دِل میں جاگزیں تھی کفر سامانی
خدا خود ساختہ اصنام تھے اِنسان خداگر تھا
خدا کے خاص گھر میں تھی خداؤں کی فراوانی
بہے جاتے تھے سیلابِ ضلالت میں سبھی انسان
حجازی ہوں۔ کہ ایرانی وہ ہندی ہوں۔ کہ یونانی
حریمِ عقل میں بالکل اندھیرا ہی اندھیرا تھا
لئے جاتی تھی دہریّت کی جانب فلسفہ دانی
غریبوں بیکسوں پر ظلم ہر سو ڈھائے جاتے تھے
بنائے جور پر قائم تھی دیوارِ جہان بانی

فضاؤں میں علم لہرا رہے تھے بربریت کے
زمانے بھر میں تھی جبر و تشدد کی فراوانی

اصولِ زندگی تھے دور تہذیب تمدن سے
غرض بگڑا ہوا تھا نظامِ بزمِ امکانی

ہوئی بارش ترے اکرام کی اے رحمتِ عالم
زمینِ خشک کو گرما میں گویا مل گیا پانی

نکالا تو نے تعرو شرک و بدعت سے زمانے کو
ہٹا کر پردۂ باطل دکھایا نورِ حقانی

منور کر دیا سارے جہاں کو نورِ ایماں سے
ضیاؤں کی ہوئی ظلمت کدوں میں جلوہ ارزانی

سبق آ کر دیا مخلوق کو تسلیم و طاعت کا
بتائے عالمِ تکوین کو تعزیرات قرآنی

بتایا "عبد" اور "معبود" کا رشتہ زمانے کو
سنائے تو نے انساں کو پیغاماتِ ربانی

بنا تو نے ہی ڈالی آ کے تہذیب تمدن کی
بدل کر رکھ دیا تو نے نظامِ ذہنِ انسانی

اخوت اور محبت کا علم لہرا دیا تو نے
عدالت اور صداقت بن گئی جزوِ جہانبانی

اصولِ نو پہ تو نے آدمیت کی بنا ڈالی
بدل کر رکھ دیا تو نے نظامِ ذہنِ انسانی

(۱۱) سلام اے شمعِ حقانی سلام اے نورِ ربانی
سلام اے رحمۃ اللعالمین محبوبِ سبحانی
سلام اے باعثِ ایجادِ عالم فخرِ انسانی
سلام اے مجمعِ نور و ضیا اے کانِ عرفانی

نظم

(۱) نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسمِ شبیریؐ
کہ فقرِ خانقاہی ہے ۔ فقط اندوہ و دلگیری

(۲) تیرے دین و ادب سے آ رہی ہے بوئے رہبانی
یہی ہے مرنے والی امتوں کا عالمِ پیری

(۳) شیاطین ملوکیت کی آنکھوں میں ہے وہ جادو
کہ خود نخچیر کے دل میں ہو پیدا ذوقِ نخچیری

(۴) چہ بے پرواہ گزشتند از نوائے صبح گاہِ من
کہ برد آں شور و مستی از سیاہ چشمانِ کشمیری

علامہ اقبال مرحوم

نظم

کیا رفعت کی لذّت سے نہ دل کو آشنا تو نے
گزاری عمر پستی میں مثالِ نقشِ پا تو نے
رہا دل بستۂ محفل مگر اپنی نگاہوں کو
کیا بیرونِ محفل سے نہ حیرت آشنا تو نے
فدا کرتا رہا دِل کو حسینوں کی اداؤں پر
مگر دیکھی نہ اس آئینے میں اپنی ادا تو نے
تعصّب چھوڑ ناداں دہر کے آئینہ خانے میں
یہ تصویریں ہیں تیری جن کو سمجھا ہے برا تو نے
سراپا نالۂ بیدادِ سوزِ زندگی ہو جا
سپند آسا گرہ میں باندھ رکھی ہے صدا تو نے
صفائے دل کو کیا آرائشِ رنگِ تعلّق سے
کفِ آئینہ پر باندھی ہے او ناداں حنا تو نے

زمین کیا آسمان بھی تیری کج بینی پہ روتا ہے
غضب ہے سطرِ قرآن کو چلیپا کر دیا تو نے

زباں سے گر کیا توحید کا دعویٰ تو کیا حاصل
بنایا ہے بتِ پندار کو اپنا خدا تو نے

کنویں میں تو نے یوسفؑ کو جو دیکھا بھی تو کیا دیکھا
ارے غافل جو مطلق تھا مقید کر دیا تو نے

ہوس بالائے منبر ہے تجھے رنگین بیانی کی
نصیحت بھی تیری صورت ہے اک افسانہ خوانی کی

اقبال مرحوم

دُعا

الٰہی حق محمدؐ کی محبت کا ادا کر دے۔ تو اپنے سارے بندوں کو فدائے مصطفےٰ کر دے

الٰہی واسطہ تجھ کو تیرے معراج والے کا
مسلمانوں کو معراج ترقی تک رسا کر دے

محمدؐ ان کا ہے یہ تیرے ہیں پھر غیریت کیوں ہے
انہیں اپنا بنا کر غیر سے یا رب جُدا کر دے

تیرے محبوب کی اُلفت رہے دن رات سینوں میں
انہیں سوز و گداز اس کی محبت کا عطا کر دے

تو بے اولاد کو اولاد دے نادار کو دولت
مریضوں کو شفا دے اور اسیروں کو رہا کر دے

دُعا ہے تجھ سے ہر دم تیرے ناکام تمنا کی
کہ ہر مسلم کو یا رب کامیاب مدعا کر دے

ذرا سی اور بھی ہے التجائے بندہ مسکین
کہ سالک کو الٰہی سالکِ راہِ ہدیٰ کر دے

دمِ آخر بھی جب پیکِ اجل کی آمد آمد ہو
لبِ سالک پہ یارب دم ہو اور نامِ محمدؐ ہو

سالکؔ

نماز عشق ہر دم می گزارم
بہ پیشِ قبلۂ روئے محمد

تحریک عمل

گر دیکھئے تو یاس ہے انکارِ ذاتِ حق ۔ امیدوارِ رحمتِ پروردگار رہ

آئینگی تجھ کو راس نہ سرمستیاں تیری ۔ رہنا ہے اس جہان میں اگر ہوشیار رہ

اب وحشت گردیوں کے زمانے گزر گئے ۔ ہنگامہ زائے محفلِ زیبائے یار رہ

شایانِ عاشقی نہیں مایوسیٔ فراق ۔ ہر دم رہینِ کشمکشِ انتظار رہ

جاتی ہی رہینگی حسن کی بے اعتدالیاں ۔ تو اپنے عہد شوق پر خود استوار رہ

اچھی نہیں اے دوست! یہ عزلت گزینیاں ۔ تو حسن و راستی ہے سدا آشکار رہ

یہ تیرہ خاکدان تیرے دم سے چمک اٹھے ۔ رخشاں عمل کے چرخ پہ خورشید وار رہ

اہلِ نظر کو زندگیٔ پر سکون ہے موت ۔ بحرِ جہاں میں موجِ صفت بیقرار رہ

پیدا ہر ایک بہار میں آئینِ بہار کر ۔ اور بے نیازِ عہدِ خزاں و بہار رہ

کس نے کہا تجسس و تدبیر چھوڑ دے
سنگِ عمل سے شیشۂ تقدیر توڑ دے

"غزل"

(۱) ابن مریم ہوا کرے کوئی
میرے دکھ کی دوا کرے کوئی

(۲) نہ سنو گر برا کہے کوئی
نہ کہو گر برا کرے کوئی

(۳) روک لو گر غلط چلے کوئی
بخش دو گر خطا کرے کوئی

(۴) کون ہے جو نہیں ہے حاجتمند
کس کی حاجت روا کرے کوئی

(۵) کیا کیا خضر نے سکندر سے
اب کسے رہنما کرے کوئی

مرزا غالب مرحوم

(۶) جب توقع ہی اٹھ گئی غالب۔ کیوں کسی کا گلہ کرے کوئی

"غزل"

از علامہ اقبال مرحوم

(۱) رہزنِ ہمت ہوا ذوقِ تن آسانی ترا
بحر تھا صحرا میں تو، گلشن میں مثلِ جو ہوا

(۲) اپنی اصلیت پہ قائم تھا، تو جمعیت بھی تھی
چھوڑ کر گل کو پریشاں کاروانِ بو ہوا

(۳) زندگی قطرے کی سکھلاتی ہے اسرارِ حیات
یہ کبھی گوہر، کبھی شبنم، کبھی آنسو ہوا

(۴) پھر کہیں سے اس کو پیدا کر، بڑی دولت ہے یہ
زندگی کیسی، جو دل بیگانۂ پہلو ہوا

(۵) آبرو باقی تری ملت کی جمعیت سے تھی
جب یہ جمعیت گئی، دنیا میں رسوا تو ہوا

(۶) فرد قائم ربطِ ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

(ایرانی)

یا اللہ

فتح عظیم

بسم اللہ تعالیٰ احمد

(۱) اے آنکہ ہست ذاتِ تو بے مثل و بے عدیل
ربِّ جلیل انت انا عبدک الذلیل

(۲) گاہے بود ضعیف قوی را دہد شکست
گاہے شود کہ مور برآرد دمارِ پیل

(۳) در امرِ حق خیال کرا تا شود نکیر
در کارِ حق مجال کرا تا شود دخیل

(۴) اینجا نہ نوع بخش بود ہیچ فہم ورائے
اینجا نہ سود مند بود ہیچ قال و قیل

(۵) قارون شدہ ست لقمۂ دندانِ معارض
فرعون خود لطمۂ امواجِ رودِ نیل

(۶) دیگر چہ بود قوتِ ایمان اگر نہ بود
گلزار گشت آتشِ سوزان پے خلیل ع

(۶) جب تو

(۷) در معرفتِ خدا نبود تاب دم زدن
عاجز دریں مقام بود فہم ہم دلیل

(۸) مرغِ تخیلم سترِ پرواز آمدہ
در آن فضا کہ سوخت پر و بالِ جبرئیل ع

(۹) آن تشنگان کہ جام شہادت چشیدہ اند
مستغنند گردِ کوثر و تسنیم و سلسبیل

(۱۰) گاہے مسیح ع ناصری آید سرِ صلیب
گاہے حسین ع ابن علی ع می شود قتیل

(۱۱) لیکن عجیب واقعہ است و غریب ام
کاں را ندید دیدۂ اہلِ نظر مثیل

(۱۲) اے آنکہ چشم داری و ذوقِ بصیرتے
"طغیانِ ناز بین کہ جگر گوشۂ خلیل ع
آمد بزیرِ تیغ و شہیدش نمی کنند"

(از مرزا بیضا خان مروی ایرانی)

پھول

۱۔ تجھے کیوں فکر ہے اے گل! دلِ صد چاک بلبل کی
تو اپنے پیرہن کے چاک تو پہلے رفو کرلے!

۲۔ تمنا آبرو کی ہو اگر گلزارِ ہستی میں
تو کانٹوں میں الجھ کر زندگی کرنے کی خو کرلے!

۳۔ صنوبر باغ میں آزاد بھی ہے پا بہ گل بھی ہے
انہیں پابندیوں میں حاصل آزادی کو تو کرلے!

۴۔ تنک بخشی کو استغنا سے پیغامِ خجالت دے
نہ رہ منت کشِ شبنم، نگوں جام و سبو کرلے!

۵۔ نہیں یہ شانِ خودداری، چمن سے توڑ کر تجھکو
کوئی دستار میں رکھ لے، کوئی زیبِ گلو کرلے!

۶۔ چمن میں غنچۂ گل سے یہ کہہ کر اڑ گئی شبنم
مذاقِ جورِ گلچیں ہو، تو پیدا رنگ و بو کرلے!

۷۔ اگر منظور ہو تجھکو خزاں نا آشنا رہنا
جہانِ رنگ و بو سے پہلے قطعِ آرزو کرلے!

۸۔ اسی میں دیکھ! مضمر ہے کمالِ زندگی تیرا
جو تجھکو زینتِ دامن کوئی آئینہ رو کرلے!

اقبال

میں اور تو

۱۔ نہ سلیقہ مجھ میں کلیم کا، نہ قرینہ تجھ میں خلیل کا
میں ہلاکِ جادوئے سامری، تو قتیلِ شیوۂ آذری!

۲۔ میں نوائے سوختہ در گلو، تو پریدہ رنگ، رمیدہ بو
میں حکایتِ غمِ آرزو، تو حدیثِ ماتمِ دلبری!

۳۔ مرا عیش غم، مرا شہد سم، مری بود ہم نفسِ عدم
ترا دل حرم، گروِ عجم، ترا دیں خریدۂ کافری!

۴۔ دمِ زندگی، رمِ زندگی، غمِ زندگی، سمِ زندگی
غمِ رم نہ کر، سمِ غم نہ کھا، کہ یہی ہے شانِ قلندری!

۵۔ تری خاک میں ہے اگر شرر تو خیالِ فقر و غنا نہ کر
کہ جہاں میں نانِ شعیر پر ہے مدارِ قوتِ حیدری!

٦۔ کوئی ایسی طرزِ طواف تو مجھے اے چراغِ حرم بتا
کہ تیرے پتنگ کو پھر عطا ہو وہی شررِ تپش سمندری!

٧۔ گلۂ جفائے وفا نما کہ حرم کو اہلِ حرم سے ہے
کسی بتکدے میں بیاں کروں تو کہے صنم بھی ہری ہری!

٨۔ نہ ستیزہ گاہِ جہاں نئی، نہ حریفِ پنجہ فگن نئے
وہی فطرتِ اسد اللّٰہی، وہی مرحبی، وہی عنتری!

٩۔ کرم اے شہِ عرب و عجم کہ کھڑے ہیں منتظرِ کرم
وہ گدا کہ تو نے عطا کیا ہے جنھیں دماغِ سکندری!

"نعت شریف"

١۔ ہر آہ تبسّم بن جائے ہر اشک ستارا ہو جائے
دنیا ہی بدل جائے اپنی گر ان کا اشارہ ہو جائے

٢۔ اس غم کا مداوہ کیا سوچیں اس درد کا درماں کیا ڈھونڈیں
جو درد کہ خود تسکین بن کر ہر درد کا چارہ ہو جائے

٣۔ طوفان سے ٹکرا جانے کی عادت ہے محبت کو ورنہ
ہر تنکا کشتی بن جائے ہر موج کنارہ ہو جائے۔

٤۔ تکمیلِ محبت کی خاطر کیا کیا نہ کیا ہمت اعظم
ممکن ہے۔ ایمان کے لئے پر مرنا بھی گوارا ہو جائے

٤ ٦/٥١ محمد اعظم {ماہیہ رسولی}

پیالا پریم دا پیتا ای ۔ حق سار سوں وچوں اعلیٰ احمد کیتا ای

22.6.51

نعت شریف

(۱) اگر بے پردہ عالم میں جمال یار ہو جائے
تو دنیا جان دینے کے لئے تیار ہو جائے —

(۲) سنبھل کر پاؤں رکھنا عاشقو راہ محبت ہے —
کہیں ایسا نہ ہو — سارا سفر بیکار ہو جائے —

(۳) مرے سید کی آنکھوں میں سمائی ہے عجب مستی
جب وہ رک نظر سے دیکھ لے سرشار ہو جائے

۱۲. اگر بے پردہ عالم میں جمال یار ہو جائے
تو دنیا جان دینے کیلئے تیار ہو جائے

۱۔ مرے کاسے کو جو بھرے فیض سے سرکار جیلانی
گداگری کو آیا ہوں تیرے در بار جیلانی

۲۔ ہزاروں بارگاہیں ہیں ہزاروں اللہ والے ہیں —
تیرے طالب کو مانی ہے — تیرا دیدار جیلانی

۳۔ کوئی لقب جیب کے دیتا ہے دامن کو بکر سو دا
تیری خوشبو یکتا ہے — سہرے بزار جیلانی

نعت شریف

ہم نہیں رکھتے سیر باغ رضوان سے غرض
عاشقوں کو ہے — در محبوب ہے دیوان سے غرض —
نغمہ زن پہلو میں بلبل دل ہے — اور شگفتہ داغ میں —
کام بلبل سے مجھے ہے — نہ گلستان سے غرض —
دیکھ لیں زلف و خط و رخسار سیاہ ان کی بھی
ہے نہ سنبل سے نہ نرگس سے نہ ریحان سے غرض —
دیکھ لے ذرہ جو خورشید رسالت کا جمال —
پھر نہ رکھے ماہ کنعان سے غرض —
اے برادر یوسف شہر ہے میرا محبوب ہے —
مصر سے مطلب ہے کچھ نہ کنعان سے غرض —
سلطنت سے بڑھ کے داغ عشق احمد ہا فضل —
ہے نہ کچھ اسباب سے مطلب نہ سامان سے غرض —

فضل جلالی

جس طرح امت کو ہے - اپنے پیغمبر کی تلاش -
بلبلوں کو جس طرح ہووے گل تر کی تلاش -
سو نبو الدہر جو خاک راہ یثرب پر مدام -
اس فقیر بے نوا کو ہے - یثرب کی تلاش -

گانا

۱. تڑپ اے دل! تڑپنے سے ذرا آرام آتا ہے -
کہ لب پر ہر تڑپ کے ساتھ ان کا نام آتا ہے

۲. جسے سن کر مری دنیا خوشی سے جھوم اُٹھتی تھی
نہ وہ آواز آتی ہے - نہ وہ پیغام آتا ہے -

۳- تجھے میں کیا بتاؤں - کس طرح تجھکو میں سمجھاؤں
ترے آنے سے اس دل کو بڑا آرام آتا ہے

۴- لگا لے زور یہ دنیا نہ بدلے گی وفا اپنی
بدل جائے وفا تو عشق پر الزام آتا ہے

دوہڑہ [illegible] کرسی پیلے تھی

اینہہ حب حضور دی نہیں جینہوں اوہ بے ایمان نہ ہو یا کی ہوونا
علم نہیں دا اشکل لسوان والے اوہ نا فرمان نہ ہو یاتے ۰۰
زیارت روضہ رسول دی نہ آکے اوہ شیطان نہ ہو یا ۰۰
غلام یار رجتی نوتا بے مردہ تاوہ منکر قران نہ ہو یا کہ پیڈی

خودی کی جلوتوں میں مصطفائی - خودی کی خلوتوں میں کبریائی
زمین و آسمان و عرش و کرسی - خودی کی زد میں ہے ساری خدائی
نہ چھوڑ اے دل فغانِ صبحگاہی - اماں شاید ملے اللہ ہو میں
ترے سینے میں دم ہے دل نہیں ہے - ترا دم گرمیٔ محفل نہیں ہے
گزر جا عقل سے آگے کہ یہ نور - چراغ راہ ہے منزل نہیں ہے
محبت کا جنوں باقی نہیں ہے - مسلمانوں میں خون باقی نہیں ہے
صفیں کج - دل پریشاں سجدہ بے ذوق - کہ جذب اندروں باقی نہیں ہے -

خودی کے نور سے دنیا پہ چھا جا - مقام رنگ و بو کا راز پا جا
یہی آدم ہے سلطاں بحر و بر کا؟ کہوں کیا ماجرا اس بے بصر کا!
نہ خود بیں نے خدا بیں نے جہاں بیں - یہی شہکار ہے تیرے ہنر کا؟
یا رب یہ جہانِ گزراں خوب ہے لیکن - کیوں خوار ہیں مردانِ صفا کیش و ہنرمند

خرد واقف نہیں ہے نیک و بد سے ۔ بڑھی جاتی ہے ظالم اپنی حد سے

خدا جانے تجھے کیا ہو گیا ہے ۔ خرد بیزار دل سے دل خرد سے

(نعت مبارک)

I was going on the road.

ہنسی صحت کے قیام میں مدد دیتی ہے ۔ ڈراپنڈل

دل دے تو اس مزاج کا پروردگار دے

جو رنج کی گھڑی بھی خوشی سے گزار دے

(نعت مبارک)

ہر سانس ہے حمد و ثنا جھوم رہی ہے

نظروں میں مدینے کی ہوا جھوم رہی ہے

آتی ہے یہ مس کوچے کی گلیوں سے گزر کر

کس شوق سے یہ باد صبا جھوم رہی ہے

وہ سامنے ہے روضۂ سرکار مدینہ

ہر سمت رقص میں ذرے کی ہوا جھوم رہی ہے

شاکر تجھے مستی در صہبائے مدینہ

پی پی کے مری طبع رسا جھوم رہی ہے

سالہا سال اُدھر وقت کے صحراؤں میں

دفعتاً وقت کے ظلمت زدہ صحراؤں سے

دم بدم ظلم کے طوفان اٹھا کرتے تھے - اک سرافراز اٹھا شمع فروزاں لے کر

ہائے وہ معصوم سی بیٹیاں، ننھی جانیں

چھٹ گئی ظلم و جہالت کی گھنی تاریکی

سنگدل باپ جنہیں گاڑ دیا کرتے تھے

نور ہی نور برسنے لگا انسانوں پر

بادہ نوشی تھی کیسی - اور کیسی عیاشی

اب نہ وہ بادہ کشی تھی - نہ ہوس رانی

کبھی اپنوں سے خصومت تھی کبھی بیگانوں سے

کوئی بھی فرق نہ تھا اپنوں بیگانوں میں

وہ برائی، وہ فسادی، وہ ہوس کے پتلے

ایک مرکز پہ چلی آئی تھی ساری دنیا

تھے تو انسان - مگر بدتر حیوانوں سے

امن و پیار کے چرچے تھے سب انسانوں میں

مطلع زیست پہ چھایا تھا جہالت کا دھواں

وہ حسین دور گیا - رنگ زمانہ بدلا

عدل [illegible] ور لٹا ہوں سے تھا او جھل [illegible]

آج پھر زیست کا دامن ہے غبار آلود

دیکھ کر اپنے سپوتوں کا بھیانک کردار

مطلع زیست پہ چھائی ہے وہی تاریکی

مادر ارض کا احساس تھا بوجھل بوجھل

آج پھر کوئی انسان نہیں آسودہ

ہم اگر پھر اسی رہبر کا چلن اپنا لیں

اپنی قسمت میں گھٹا ٹوپ سیاہی نہ رہے

اپنی منزل پہ پہنچ جائیں مسافر سارے

ایک بھی راہ سے بھٹکا ہوا راہی نہ رہے

ظلمت کدۂ امکان میں اٹھی - ابھری ہے خرد کی شوخ کرن
بے رونق ہے - وحشت کا جہاں، ہے چاک جنوں کا پیرہن
پھر گونج اٹھے غنچوں کے جرس - روشن ہوئے پھر پھولوں کے دئے
مرجھا گئے پھر کانٹے کانٹے - کھل اٹھی پھر گلبن گلبن

اب جورِ خزاں کا ذکر ہی کیا اب دورِ خزاں ختم ہوا
پامال نہ ہونگے گل بوٹے - تاراج نہ ہونگے ~~[illegible]~~ نئے چمن
کس طرح کوئی انکار کرے - مخفی نہیں اہل بینش سے
اسی نور سے روشن ہے - دنیا فاراں تا وادی گنگ و جمن

تاریکی میں چلنے والو! تاریکی سے مایوس نہ ہو
دیکھو وہ شفق کا رنگ جما - نکھرا وہ اجالے کا جوبن
جس منزل کے مشتاق تھے تم - آخر وہ منزل آ ہی گئی
بڑھا ایمن محراب کے سائے میں اب دور کرو روحوں کی گھٹن

گھبراؤ نہ ان بیندوں سے تمہاری وحشت کی تخلیق ہیں یہ
ڈٹ جاؤ کہ سمجھو بھی پھر نہیں دھوکو کہ یہ دار و رسن
اب تک تو بہائم اور انسانوں میں کچھ ایسا فرق نہ تھا
[illegible]

روشن ہیں وفا کی قندیلیں - مہکے ہیں محبت کے گلشن

شانِ محمدؐ

ظفر اکبر آبادی

اللہ رے یہ مرتبہ و شانِ محمد - ہیں ارض و سما تابع فرمانِ محمد

حیران ہیں اسی دل کی تجلی سے دو عالم - جس دل میں ہے عکس رخ تابانِ محمد

ہر گوشۂ عالم پہ ہے سرکار کی رحمت
ہر سمت رواں ہے چشمۂ فیضانِ محمد

ملتی ہے اسی کو مئے عرفانِ خدا بھی
جو نوش کرے بادۂ عرفانِ محمد

کرتی ہیں وہاں تا بہ ابد رقص بہاریں
پڑتا ہے جہاں سایۂ دامانِ محمد
کیسے ہی کو بھی وہ اوج ظفر مل نہیں سکتا
جس اوج کے مالک ہیں غلامانِ محمد

اے آنکہ بہر عالمیاں نورِ دیدۂ
حدِّ بشر کجا ست بجائے رسیدۂ

خاکِ درت بچشم جہاں کحلِ بینش است
قربان تربتے کہ دراں آرمیدۂ

در حیرتم کہ حسن ترا وصف چوں کنم
حقا کہ بغایتِ خوبی رسیدۂ

کردہ است ز آفتاب عرب اقتباسِ نور
اے دل فسانۂ مہ کنعاں شنیدۂ؟
اے ہمنشیں بہ معنیٔ ایں نکتہ در رسی
گر جرعۂ ز بادۂ عرفاں چشیدۂ

ما را بروزِ حشر غمِ باز پرس نیست
بر نامۂ سیہ خطِ رحمت کشیدۂ
بیجا نشوی عزیزِ جہان سرفرازِ خلق
چوں ماہِ نو اگر بتواضع خمیدۂ

بشکست رونقِ مہر و ماہ ز شعاعِ حسن و جمالِ او
شدہ خیرہ چشمِ شہنشہاں ز فروغِ نقشِ جلالِ او
بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ و آلہٖ
سرِ فرقِ انجم و کہکشاں بحضورِ او ہمہ سرنگوں
بشگفت مثلِ گلِ جناں دلِ عاشقاں ز خیالِ او

بلغ العلیٰ
حسنت

ز شمیمِ خلقِ عظیمِ او شدہ عنبریں گل و یاسمین
دمِ نطقِ شکر و انگبیں بچکد ز حسنِ مقالِ او

بلغ . . . .
حسنت . . .

دمِ عاشقانِ جمال را ہمہ عمر لذتِ دیگرے
گہے رنج و دردِ فراقِ او گہے لطف و شوقِ وصالِ او

بلغ
حسنت

زہے شانِ بندۂ درگہش زہے عظمتش زہے سطوتش
کہ بلرزہ اند شہنشہاں ز گلیمِ فقرِ بلالِ او
حسنت

ز کلام حضرت [illegible] بیان شدہ جوئے شہد و شکر روان
کہ چشیدہ بادۂ جانفزا دہنش ز جامِ زلال او

بلغ العلیٰ

حسنت

نعت شریف

شگفتہ و صاف تن بھی ہے عطر فشاں کفن بھی ہے
خاک میں مل رہے ہیں ہم اتنے تکلفات میں
(جوش صاحب)

ذرا جنبش تو دے مجھے ایسا کر دیں
بس اتنی کی زندگی ہے - اُسی کا ہے زمانہ

غزل

٣/٢/٥٦

١- دونوں جہان کسی کی محبت میں ہار کے
وہ جا رہے ہے کوئی شب غم گزار کے

2- ویران ہے میکدہ خم و ساغر اداس ہیں -
تم کیا گئے - کہ روٹھ گئے دن بہار کے

3، اک فرصت گناہ ملی وہ بھی چار روز
دیکھے ہیں ہم نے حوصلے پروردگار کے

4. دنیا نے تیری یاد سے بیگانہ کر دیا
تجھ سے بھی دلفریب ہیں غم روزگار کے

5- بھولے سے مسکرا تو دئے تھے وہ آج فیض
مت پوچھ ولولے دل ناکردہ کار کے

۱۰-۲-۵۶ غزل سنٹرل ٹریننگ کالج لاھور

۱۔ آنکھیں ملا کے پیار سے دل کو مٹا دیا۔
اک بے وفا نے ہم کو ہنسا کے رُلا دیا

۲۔ کیوں دیکھتے ہی دیکھتے دنیا بدل گئی۔
قسمت نے جیسے خواب دکھا کے جگا دیا

۳۔ دیتی رہی فریب مجھے پیار کی نظر
تو نے میری وفا کو تماشا بنا دیا

۴۔ آ کے نہ جو گیا کوئی منزل کے سامنے
امید نے چراغ جلا کے بجھا دیا

دل پہ کیا بیتی۔ ذرا پوچھو تو ان زلفوں سے
جن کی چھاؤں میں میری روح پریشان ہی رہی ہے۔

اسکی الفت نے عطا کی ہے۔ وہ عظمت کہ عزیز
کو سے دوست میں میری روح غزل خواں ہی رہی ہے

۱۰-۳-۵۶ اسی۔ ٹی۔ کالج لاھور غزل

۱۔ وہ کیا الم کدہ سے ہمارے چلے گئے۔ جیتے تھے زندگی کے سہارے چلے گئے

۲۔ تیرے بغیر گرچہ جہنم تھی زندگی۔ پھر بھی تری رضا پہ گزارے چلے گئے

۳۔ دریائے زندگی میں انہیں لطف موج کیا۔ جو بے خطر کنارے کنارے چلے گئے

۴۔ تری ضیائے حسن سے گل ہو گئے چراغ۔ آیا جو آفتاب ستارے چلے گئے

۵۔ زاہد بھی ڈگمگا گئے جس رہگذر پر۔ عاصی ترے کرم کے سہارے چلے گئے۔

1۔ نقاب رُخ اٹھایا جا رہا ہے۔ وہ نکلی دھوپ سایہ جا رہا ہے۔

2۔ جگر میں درد پایا جا رہا ہے۔ کہ شاید پھر بلایا جا رہا ہے

3۔ رواں اس غم میں ہیں شبنم کے آنسو۔ کلی کو کیوں ہنسایا جا رہا ہے۔

4۔ لگی تھی انکے قدموں سے قیامت۔ میں سمجھا ساتھ سایہ جا رہا ہے۔

5۔ ستارے سسکیاں سی لے رہے ہیں۔ کسی کا دل دُکھایا جا رہا ہے

6۔ جگر اپنے دل کو دل نہ سمجھو۔ کوئی کر کے اشارہ جا رہا ہے۔

---

1 سناتے کیسے ہو روداد غم اختر۔ وہاں تو مسکرایا جا رہا ہے۔

ہر صورت حسین پہ کہاں طبیب ہے

جی میرے مرض کی طبیب عجیب ہے ۔

☆

یارب نہ ڈال شیخ کو دوزخ کی آگ میں

یہ آدمی ہمارا پرانا رقیب ہے

تحفہ از ملک فضل حسین صاحب　　5-10-58

چلتی کو گاڑی کہیں بنے دودھ کو کھویا

رنگی کو نارنگی کہیں دیکھ کبیرا رویا

D. B. Khan　　12-6-59

چوچک آکھیا جامنا انہوں ویاہ تیک نہیں چرا لیے

اس جگ مکار دا کم ایہو کوئی مکر فریب بنا لیے

ساڈی دھی دا کجھ نہ لاہ لیندا سبھو ٹہل ٹکور کرا لیے

وار لشہ ایں جٹ سدا کوڑے اک جھٹکا ہینڈ سمی لا لیے

A scheme by chuchak to bring Ranjha back to his work of grazing, when his going gave it a serious deadlock

فیض

شمع نظر خیال کے انجم جگر کے داغ

جتنے چراغ ہیں تری محفل سے آئے ہیں

اٹھ کر تو آ گئے ہیں تری بزم سے مگر

کچھ دل ہی جانتا ہے کس دل سے آئے ہیں

نہ جانے کیا ہوا ارباب جنوں کو

جینے کی ادا یاد نہ مرنے کی ادا یاد

جگر

روٹیاں بوٹیوں سے تلتی ہیں

قسمت کی سبھی دکانوں پر　　ندیم قاسمی

آنکھیں دکھلاتے ہو جوبن بھی دکھا دو صاحب

وہ الگ باندھ کے رکھا ہے جو مال اچھا ہے ۔

ازاں لیتو صدیقی

غزل ظفر

لگتا نہیں ہے جی مرا اُجڑے دیار میں
کس کی بنی ہے عالمِ ناپائیدار میں

ان حسرتوں کو کہہ دو کہیں اور جا بسیں
اتنی جگہ کہاں ہے دلِ داغدار میں

بلبل کو باغباں سے نہ صیاد سے گلہ
قسمت میں قید تھی لکھی فصلِ بہار میں

عمرِ دراز مانگ کے لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے ۔ دو انتظار میں

زندگی کے چار دن تھے ۔ سو اب ہو چکے تمام
پاؤں پھیلا کے سوئیں گے کنجِ مزار میں

کتنا تھا بدنصیب ظفر تجھ کو دفن کے لئے
دو گز نہ مل سکی جگہ زمین کوئے یار میں

نعت شریف

قائم ہے جس سے عظمتِ انساں وہ آپ ہیں ۔ مطلع
نازاں ہے جس پہ عالمِ امکاں وہ آپ ہیں

۲۔ ہر دردِ لادوا کا مداوا کہیں جسے
جس سے ہوں ساری مشکلیں آساں وہ آپ ہیں

۳۔ جھکتی ہوئی شرافتِ آدم کی شمع کو
جس نے کیا ۔ پھر سے فروزاں وہ آپ ہیں

۴۔ سنوری تھی اس طرح نہ کبھی زلفِ زندگی
چھوڑی جو اُسکی مانگ میں افشاں وہ آپ ہیں

۵۔ صحرا نورد بن گئے تہذیب کے امام
قطرے کو جس نے کر دیا طوفاں وہ آپ ہیں

۶۔ دنیا کو دے کے آخری دستورِ زندگی
بخشا ہے جس نے زیست کا ساماں وہ آپ ہیں

۷۔ جس گل کی بو نے رنگِ خزاں کو نکھار کر
مہکا دیا ہے ۔ سارا گلستاں وہ آپ ہیں ۔

از رسالہ فیض الاسلام ۔ راولپنڈی

غزل

از شفیع زار شاہکوی

مدت سے ڈھونڈتے ہیں اسی چشمِ یار کو
جو کر تنوے لے گئی دل کے قرار کو

تا زندگی اٹھایا غمِ ہجرِ یار کو
مر کر ملی نجات دلِ بے قرار کو

✓ قاتل مراد دونوں کی بر آئی شکر ہے۔
مقتل میں لے چلے ہیں ترے جاں نثار کو

✓ زاہد ہمیں بہشت کا لالچ نہ دیجئے
جاتا ہے کون چھوڑ کے کوچۂ یار کو

✓ ہم نے بنا لیا ہے۔ ترے غم کو دلنواز
مخلوق ڈھونڈتی ہے رہا کسی غمگسار کو

گھائل کیا جو دل تو اسے ساتھ لے چلو
صیاد چھوڑ کر نہیں جاتا شکار کو

✓ تم نے نقاب رخ سے اٹھا کر غضب کیا
دیکھو تو ہوش بھی ہے کسی ہوشیار کو

نادان عمر بھر رہے محوِ خیالِ رزق
بھولا ہوا ہے آدمی پروردگار کو

غنچے رہے نہ گل رہے گلشن اجڑ گیا
کیسی شکست دی ہے خزاں نے بہار کو

✓ لکھا وہ صد ہزار قیامت سے بھی دراز
نا پا جو ہم نے طولِ شبِ انتظار کو

✓ ان کو بتان میں ڈھونڈنا تھا اسلئے شفیع
لائے عدم سے زندگیٔ مستعار کو

نغمہ شوق

فدا بخاری

تمناؤں کی بنا میں ڈھونڈتا ہوں۔
انہیں ملنے کی راہیں ڈھونڈتا ہوں۔

چرایا جن نگاہوں نے میرا دل۔
وہ دزدیدہ نگاہیں ڈھونڈتا ہوں

کبھی جو ہاد بھی پر سکتے گا
تصور میں وہ باہیں ڈھونڈتا ہوں

← پہنچ کر ساتھ لے آئیں کسی کو
کچھ ایسی دل کی آہیں ڈھونڈتا ہوں

فدا ان کے کفِ پا کے تصدق
فلک پر سجدہ گاہیں ڈھونڈتا ہوں

ابراہیم ذوق

غزل

۲۲/۵۷

1. لائی حیات آئے ۔ قضا لے چلی چلے ۔ اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے
2. بہتر تو ہے یہی کہ نہ دنیا سے دل لگے ۔ پر کیا کریں جو کام نہ بے دل لگی چلے
3. ہم ہونگے اس بساط پہ ہم جیسے بد قمار ۔ جو چال ہم چلے ۔ سو نہایت بری چلے
4. ہو عمرِ خضر بھی تو کہیں گے بوقتِ مرگ ۔ ہم کیا رہے یہاں ابھی آئے ابھی چلے

نازاں نہ ہو خرد پہ ۔ جو ہونا ہو سو ہی ہو ۔ دانش تری نہ کچھ مری دانشوری چلے

دنیا نے کس کا راہ فنا میں دیا ہے ساتھ ؟ ۔ تم بھی چلے چلو یونہیں جب تک چلی چلے

جاتے ہوائے شوق میں ہیں اس چمن سے ذوق ۔ اپنی بلا سے بادِ صبا اب کبھی چلے

غزل ۲۰ ذوق

۲۲ جون ۵۷ء

1. اسے ہم نے بہت ڈھونڈا نہ پایا — اگر پایا تو کھوج اپنا نہ پایا
2. جس انسان کو سگِ دنیا نہ پایا — فرشتہ اس کا ہم پایہ نہ پایا
3. مقدر ہی پہ گر سود و زیاں ہے — تو یاں ہم نے نہ کچھ کھویا نہ پایا
4. کرے کیا میرِ دل ملکِ فنا کی ؟ — کہ اس بازار میں سودا نہ پایا
5. رہ گم گشتگی میں ہم نے اپنا — غبارِ راہ بھی عنقا نہ پایا
6. فلک کے گنبدِ بے در سے ہم تو — نکل جاتے مگر رستہ نہ پایا
7. رہا ٹیڑھا مثالِ نیشِ کژدم ۔ — کبھی کج فہم کو سیدھا نہ پایا
8. جہاں دیکھا کسی کے ساتھ دیکھا — کبھی ہم نے تجھے تنہا نہ پایا
9. چراغِ داغ لیکر دل میں ڈھونڈا ۔ — اثر پر صبر و طاقت کا نہ پایا
10. وہ از خود رفتہ ہوں جسکو خودی نے — خدائی میں اگر ڈھونڈا نہ پایا
11. یہی ہر دم ہے زخمِ دل کا رونا — دہن پایا لبِ گویا نہ پایا
12. کبھی تو اور کبھی تیرا رہا غم — غرض خالی دلِ شیدا نہ پایا
13. نظیر اس کا کہاں عالم میں اے ذوق — کہیں ایسا نہ پائے گا نہ پایا

۲۲ جون

غزل

غالب

یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا
اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا

ترے وعدے پر جیے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا
کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا

یہ کہاں کی دوستی ہے کہ بنے ہیں دوست ناصح
کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غمگسار ہوتا

رگ سنگ سے ٹپکتا وہ لہو کہ پھر نہ تھمتا
جسے غم سمجھ رہے ہو یہ اگر شرار ہوتا

کہوں کس سے میں کہ کیا ہے شب غم بری بلا ہے۔
مجھے کیا برا تھا مرنا اگر ایک بار ہوتا

ہوئے مر کے ہم جو رسوا ہوئے کیوں نہ غرق دریا؟
نہ کبھی جنازہ اٹھتا نہ کہیں مزار ہوتا

اسے کون دیکھ سکتا کہ یگانہ ہے وہ یکتا
جو دوئی کی بو بھی ہوتی تو کہیں دوچار ہوتا

یہ مسائل تصوف یہ ترا بیان غالب
تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا

غزل

دل ناداں تجھے ہوئے کیا ہے۔
آخر اس درد کی دوا کیا ہے۔؟

ہم ہیں مشتاق اور وہ بیزار
یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے؟

میں بھی منہ میں زبان رکھتا ہوں۔
کاش پوچھو کہ مدعا کیا ہے؟

جب کہ تجھ بن نہیں کوئی موجود
پھر یہ ہنگامہ اے خدا کیا ہے؟

یہ پری چہرہ لوگ کیسے ہیں
غمزہ و عشوہ و ادا کیا ہے؟

شکن زلف عنبریں کیا ہے
نگہ چشم سرمہ سا کیا ہے؟

سبزہ و گل کہاں سے آئے ہیں
ابر کیا چیز ہے ہوا کیا ہے؟

ہم کو ان سے وفا کی ہے امید
جو نہیں جانتے وفا کیا ہے؟

لا جلوہ گر تیرا عبث لگا ہوا

اور دردِ دلیش کی صدا کیا ہے؟

جان تم پر نثار کرتا ہوں

میں نہیں جانتا دعا کیا ہے؟

میں نے مانا کہ کچھ نہیں غالب

مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے؟

۱۵-۵-۵۸ جانِ پسر تو سفرہ بے نان نہ دیدہ؟

جنگِ عیال و گریۂ طفلان نہ دیدہ؟

نہ نشستہ بگوشہ تو در خوفِ قرضخواہ

ناگاہ ز در درآمدہ مہمان نہ دیدہ؟

جوابِ پسر

بابا مگر تو جلوۂ جانان نہ دیدہ؟

چشمِ سیاہ و کاکلِ پیچاں نہ دیدہ؟

نہ نشستہ بگوشہ تو در انتظارِ یار

ناگاہ ز در درآمدہ جانان نہ دیدہ؟

۲۱-اکتوبر سنہ ۶۲ء انتخاب از دل سخت سخت (دراں)

۱- انقلاب آیا تو یوں آیا نگاہِ یار میں

کچھ مروت میں اضافہ، کچھ محبت میں کمی

۲- وہ فضاؤں میں اک کسک سی نہیں

مٹ چکی ہیں - نشانیاں تیری

۳- فراق کام ہے تیرا پردۂ مجاز میں دیکھ

حقیقتوں کے خزانے لٹا دئے میں نے

۴- وصال کو بھی بنا دے جو عینِ دردِ فراق

اس سے چھوٹنے کا غم سہا نہیں جاتا

۵- جن کی تعمیر عشق کرتا ہے

کون رہتا ہے ان مکانوں میں

۶- بحثیں چھڑی ہوئی ہیں حیات و ممات کی

سو بات بن گئی ہے فراق ایک بات کی

۷- چونک پڑے جو سناٹے میں

ایسے دل کو کون پکارے

۸- نگاہِ کامیاب کا اعتبار اٹھ گیا

"کیف و تصور" از قندیل 3 2/58

غزل اختر یزدانی

1 خود وضاحت ہو تم بہاروں کی — کیا ضرورت ہے استعاروں کی
2 رہ گئیں دل میں تلخیاں بن کر — پرسشیں میرے غمگساروں کی
3 سینکڑوں کشتیاں شکستہ حال — عظمتیں بن گئیں کناروں کی
4 اب کوئی زخم تو عطا کیجے — اب تمنا نہیں سہاروں کی
5 جیسے ٹوٹے اندھیرا کے جگنو — بجھ گئیں شمعیں چاند تاروں کی
6 ولولہ دل میں ہے انتہا لیکن — دور تک گونج ہے بہاروں کی
7 زندگی کیا ہے۔ اک کہانی ہے — نغمۂ دل۔ دکھ بھری پکاروں کی
8۔ روشنی اک زبان سے اختر
جھلملاتے ہوئے ستاروں کی

خاقان خاور

زندگی میں سکون کا نام نہیں۔ — اب وہ صبح وہ شام نہیں
حرص کا۔ کوئی زلف کا بندہ — کون دنیا میں زیر دام نہیں
ہو سکے تو رہو کسی دل میں — دل سے بڑھ کر کوئی مقام نہیں
کتنی گستاخ ہو گئی شبنم — عارض گل کا احترام نہیں
ایک لمحے میں لاکھ غم گزرے — ایک لمحے میں غم کا نام نہیں
جن سے ہوتی تھی گفتگو پہروں
ان سے خاور کوئی کلام نہیں

9۔ سنگ و آہن بے نیاز غم نہیں
دیکھ ہر دیوار و در سے سر نہ مار

10۔ انگڑائی وہ لیتے اٹھ رہے ہیں
ہستی کا خمار ٹوٹتا ہے

---

4 1/58

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روز محشر عذرہائے من پذیر
یا اگر بینی حسابم ناگزیر
از نگاہ مصطفیٰ پنہاں بگیر — اقبال

سرِ خدا کہ عارف و سالک بہ کس نگفت
در حیرتم کہ بادہ فروش از کجا شنید

نہ تنہا من دریں مے خانہ مستم
جنید و شبلی و عطار ہم مست

3 اگ ـ 58

غزل ـ سید حسرت الاکرام (کلکتہ) قندیل ۶۵

1 محبت اپنے اس عالم پہ ہوتی ہے خجل اکثر
تری محفل میں بھی افسردہ ہو جاتا ہے دل اکثر

2 نہ ہو ذوقِ ستم تیرا پشیماں آج اس خاطر
ہوئی ہے میری تمکینِ وفا بھی منفعل اکثر

3 چٹانوں کے مقابل ہو کے ہوشِ بے توانائی
مگر پھولوں کی نازک چوٹ سے ٹوٹے ہیں دل اکثر

4 محبت تیری تنہائی کی قیمت کوئی کیا جانے
ہوئے ہیں خلوتِ احساس میں وہ بھی خجل اکثر

5 بسا اوقات ٹھنڈی پڑ گئی ہے آگ شعلوں کی
مگر شبنم کا ہر قطرہ رہا ہے مشتعل اکثر

6 تمنا کس قدر حساس ہوتی جا رہی ہے کیوں؟
خود اپنی روح کی آواز پر دھڑکا ہے دل اکثر

7 سنے تھے دلکشیِ جنتِ آدم کے افسانے
نگاہِ شوق نے کھایا فریبِ آب و گل اکثر

8 ہم اپنی تنگ دامانی کا جب جائزہ لے لیں
تنک بختی پہ اپنی خود ہوئے ہیں وہ خجل اکثر

عزم و عمل

چلا جب میں عزم و عمل کے سہارے
مجھے راہ دکھلانے اترے ستارے

مجھے مل گیا تپتے صحرا میں پانی
مجھے مل گئے بیچ دریا کنارے

کبھی تھے جو میری ہلاکت کے در پے
وہ طوفان بھی اب مدد کو پکارے

مجھے راہ دی گر پہاڑوں نے جھک کر
تو گہرائیوں نے ملول کے سہارے

ندامت کے اشکوں سے بجھنے لگے خود
مری سمت جو بڑھ رہے تھے شرارے

پہاڑی ندی بھول بیٹھی روانی ـ
تھے حیران میری چال پر چاند تارے

غرض مجھ سے تھیں مشکلیں بھی ہراساں
چلا جب میں عزم و عمل کے سہارے

اللہ = 10 9/58 "کیوں یہ اتنا حجاب سا ہے" (چٹان) نثار احمد انور (جالندھری)

1) اگر کوئی بات بھی نہیں ہے۔ تو کیوں یہ اتنا حجاب سا ہے
کہ حسن زیرِ نقاب ہو کر بھی خود بخود بے نقاب سا ہے

2) بلا سے ہو جو تم نفور سے۔ میں پی رہا ہوں تمہارے دَر سے
یہ چیز مجھ کو حرام سی ہے۔ خمار اس میں شراب سا ہے

3) یہ اتفاقات ہیں زمانے کے میری آنکھوں نے تم کو دیکھا
خدا کرے روز حادثے ہوں۔ یہ حادثہ کامیاب سا ہے

4) وہ شام کی سرمئی فضائیں۔ وہ آپ کا مسکرا کے ملنا
یہ واقعہ خواب تو نہیں ہے مگر حقیقت میں خواب سا ہے

5) تمہاری یادوں نے تم سے بڑھ کر قسم خدا کی مزہ دیا ہے
یہ عشق ناکامیاب ہو کر بھی کچھ نہ کچھ کامیاب سا ہے

6) نہ مجھ سے پوچھو مری حقیقت۔ مری حقیقت کا پوچھنا کیا
تم آپ ہی لاجواب سے ہو، سوال بھی لاجواب سا ہے

7) حضور ذرا تو سوچو شباب کا دور کس قدر مختصر سا ہوگا
یہ زندگی بھی سراب سی ہے۔ یہ لطف بھی حباب سا ہے

8) کہاں تک میں دفورِ دل کی لطافتیں چھین لوں حسین سے
خیال آتا ہے یہ بھی اکثر کہ اس کا چہرہ گلاب سا ہے

اللہ 11 1/59

"بارگاہِ قاضی الحاجات"

میں تیری بزم میں آنے کے قابل تو نہ تھا یا رب
مجھے تیری کشش، تیری محبت کھینچ لائی ہے
گناہگارِ ظلمت کو حریمِ ذاتِ اقدس میں
تیری شانِ کریمی۔ تیری رحمت کھینچ لائی ہے

عطا کر میرے سینے کو محبت نوعِ انساں کی
مرے دل کو گدازِ زندگی سے آشنا کر دے
ترا دردِ محبت کا محبت میں تڑپ کر یوں
اسی دردِ محبت کو محبت کی دوا کر دے

تیری ہستی کا اک دھندلا سا پرتو ہے میری ہستی
بھرے ہیں گیت وحدت کے میرے بربط کے تاروں میں
جہانِ درد میں مجھ کو ملے سیماب سی قسمت
جو لکھا جائے میرا نام تیرے بیقراروں میں

ترا ادراک فہمِ ناقصِ انساں سے بالا ہے
کہ تیری جستجو میں عقل کو گمراہ پاتا ہوں
میری آنکھوں کو ~~شکوہ ہے~~ بینائی کا شکوہ ہے مگر پھر بھی
تجھے ہر چیز میں موجود اے اللہ پاتا ہوں

P.T.O.

by Baba Ghandi on 4-2-59

گوا ایسین کا میرا دل کبوتر ہو رہیا
صدقہ یا نبیؐ تیرے سا نور کا
۲۱ مرتبہ

الف اللہ تیری ذات پچھاتی۔ روشن کردے سینہ چھاتی

میری گار رلے دی دھو دے
مینوں پیا عرش دکھا دے

حیات مہر دی پیا دے
ہادی میری توں اللہ
۱۱ مرتبہ ہر نماز کے بعد

لا قوت ہمکانا الا اللہ ہو ایک تسبیح فجر کے بعد اور ایک عشاء کے بعد

الٰہی جب تک زندہ رہوں اس دارِ فانی میں
گذرنے والی گھڑیاں تیری طاعت میں بسر کر لوں

گناہوں کی سیاہی لوحِ دل سے محو ہو جائے
گناہوں کی شبِ تاریک سے پیدا سحر کر لوں

وہ آہیں جو تیری درگاہ سے ناکام پھرتی ہیں
میں ان آنکھوں کو اپنے دردِ دل سے پر اثر کر لوں

حضرت مولانا سید نذیر الحق صاحب

اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
ترکِ رضائے خویش پئے مرضیِ خدا

٣/٥٩ ۴م اللہ "غزل" نور حسین عزیز (تنویل)

(1) جہاں احباب مل کر دو گھڑی مسرور ہوتے ہیں
وہی پر ہم یقیناً حسبِ دستور ہوتے ہیں

(2) جنہیں حق بات پر دار و رسن منظور ہوتے ہیں
وہی خوش بخت اپنے وقت کے منصور ہوتے ہیں

(3) خدا محفوظ رکھے اس بلا سے، دوستداری میں
تعصب بدگمانی کے بڑھے بھرپور ہوتے ہیں

(4) ترے ہونٹوں کے صدقے سینکڑوں موسم بہاروں کے
تری آنکھوں میں لاکھوں میکدے مستور ہوتے ہیں

(5) سلیقہ چاہیے راہی کو آدابِ مسافت میں
مصائب راہ سے بچنے پہ خود مجبور ہوتے ہیں

(6) اگر سچ ہے کہ بن مانگے جہاں میں کچھ نہیں ملتا
تو پھر یہ تیرے دیوانے ہی کیوں مقہور ہوتے ہیں۔

(7) تلون چشمِ ساقی میں تو ممکن ہے — مگر رندو!
بہل جائیں جو پیمانوں سے وہ مجبور ہوتے ہیں۔

(8) چراغِ عالمِ احساس بن کر زندگانی میں
اجالے جب بھی ہوتے ہیں — بڑے پرنور ہوتے ہیں

(9) عزیز اب تک تو ہم نے یہ ہی دیکھا ہے کہ دنیا میں
سلیقے سے جو جینا چاہیں وہ مجبور ہوتے ہیں

٣/٥٤ اللہ نوحہ (ابن انشا) بیل ومنڈ

اے دور نگر کے بنجارے کیوں آج سفر کی ٹھانی ہے
یہ بانسری، کیچڑ، سرد ہوا اور راہ کٹھن انجانی ہے
آ محفل چپ چپ بیٹھی ہے — آ محفل والے شاد کریں
وہ لوگ کہ تیرے عاشق ہیں — کل روز سے تجھ کو یاد کریں
وہ سکھ تو تھا نے ڈھونڈ لئے — وہ منزل منزل چھو آئے
اب آس لگائے بیٹھے ہیں — کب رشک ہو کب تو آئے
اے دور نگر کے بنجارے! گر چھوڑ کے ایسے جانا تھا
کیوں چاہ کی راہ دکھائی تھی — کیوں پیار کا ہاتھ بڑھانا تھا

~~~

ہے دنیا کے ہنگاموں میں — رنگینی بھی رعنائی بھی
ہر چیز یہاں کی پیاری ہے — محرومی بھی رسوائی بھی
سب لوگ یہاں پر قسمت کے بے طور تھپیڑے سہتے ہیں —
پر جیتے ہیں اور جینے کی اک آس سے چمٹے رہتے ہیں
اور تو تو اور کم درد کی تھا — کیوں کھیل ہی سے منہ موڑ لیا
کیوں جان کی بازی ہار گیا، کیوں جگ کا رشتہ توڑ لیا
تو جانے کہ مشتاق یہاں ہم جیسے تجھ کو بھیا رہا ہیں
وہ لوگ ہی رخصت ہوتے ہیں — جو لوگ کہ سب کے پیارے ہوں

~~~

ہر سال رتوں کی گردش سے جب بھی دسمبر آئے گا
یہ اتنا کہہ جاتا ہم سے کہ یہ آہ گنہ بن جائیں گے

تم عرش کے ایک فرشتے تھے۔ لیکن فرش کی چوکھٹ چوم گئے
تم تیس برس تک دنیا میں معصوم رہے، معصوم گئے

ہم یاد کی روشن شمعوں سے اس جی میں اجالا دیکھیں گے
اور سینے میں آبادی کا سامان نرالا دیکھیں گے

تم اجنبی راہوں میں جب تھک جاؤ۔ اک کام کرو
اس دل میں آن قیام کرو۔ اس سینے میں آرام کرو

اس جنگ کی رات اندھیری میں اک تارا تھا۔ وہ ڈوب گیا
اور جاتا تو بجھانے کے سب پھول شگوفے خوب گیا

یہ انشا۔ ہارون۔ زیدی کے شیشوں کا مسیحا کوئی نہیں
سب دوست ہمارے اچھے ہیں۔ پر کون ہے۔ اس جیسا۔ کوئی نہیں

کیوں نازک نازک سینوں پر تم غم کا تودا سا لے کے چلے
کیوں جگ کے رنگیں تماشوں کا تم رنگ اور روپ اجاڑ چلے

پر دیکھو زمیں پر کیچڑ ہے۔ پر دیکھو فلک پر پانی ہے۔
اے دورنگا کے بنجارے۔ کیوں آج سفر کی ٹھانی ہے

امیر خسرو۔ غزل ۔ ۱۰۔۲۔

(۱) نہ میدانم چہ منزل بود شب جائے کہ من بودم
بہ ہر سو رقصِ بسمل بود۔ شب جائے کہ من بودم

(۲) پری پیکر نگارے سرو قدے، لالہ رخسارے
سراپا آفتِ دل بود شب جائے کہ من بودم

۳۔ رقیباں گوش بر آواز۔ او در ناز و من ترساں
سخن گفتن چہ مشکل بود شب جائے کہ من بودم

۴۔ خدا خود میرِ مجلس بود اندر لامکاں خسرو
محمد شمعِ محفل بود۔ شب جائے کہ من بودم

(۱) ز کفرم چہ می خواہی، ز ایمانم چہ می پرسی
ہماں یک جرعۂ عشق است، ایمانے کہ من دارم

(۲) خدا دارم دلے بریاں ز عشقِ مصطفیٰ دارم
ندارد ہیچ کافر ساز و سامانے کہ من دارم

(۳) ز جبریلِ امین قرآں بہ پیغامے نمی خواہم
ہمہ گفتارِ معشوق است قرآنے کہ من دارم

(۴) ز برہان تا بہ ایمان سنگہا دارد رہ واعظ
ندارد ہیچ واعظ ہیچ برہانے کہ من دارم

نعت شریف

21 8/78

نعت شریف

(۱) جب کوئی شخص مدینے کو روان ہوتا ہے +
اُس سے اللہ کی رحمت کا نشان ہوتا ہے +

(2) کاش میں بھی کبھی دربار نبی تک پہنچوں +
ہر برس قافلہ

(۱) جاں تک تمام ہیضہ ہو غذا سے — وہاں تک چاہیے بچنا دوا سے
(۲) اگر تجھ کو لگے جاڑوں میں سردی — تو استعمال کر انڈے کی زردی
(۳) جو ہو محسوس معدے میں گرانی — تو پی لے سونف یا ادرک کا پانی
(۴) اگر خون کم بنے بلغم زیادہ — تو کھا گاجر چنے شلغم زیادہ
(۵) جو بد ہضمی میں چاہے تو افاقہ — تو کرلے ایک یا دو وقت فاقہ
(۶) جو پیچش ہے تو پیٹ اس طرح کس لے — ملا کر دودھ میں لیموں کا رس لے
(۷) جگر کے بل پر ہے انسان جیتا — اگر ضعف جگر ہے کھا پپیتا
(۸) جگر میں ہو اگر گرمی دہی کھا — اگر آنتوں میں خشکی ہے تو گھی کھا
(۹) تھکن سے ہوں اگر عضلات ڈھیلے — تو فوراً دودھ گرما گرم پی لے
(۱۰) ہو طاقت میں کمی ہوتی ہے محسوس — تو پھر ملتانی مصری کی ڈلی چوس
(۱۱) زیادہ گر دماغی ہے ترا کام — تو کھایا کر ملا کر شہد بادام
(12) اگر ہو دل کی کمزوری کا احساس — مربہ آملہ کھا اور انناس
(۱۳) اگر گرمی کی شدت ہو زیادہ — تو شربت پی بجائے آب سادہ
(۱۴) جو دکھتا ہو گلا نزلے کے مارے — تو کر نمکین پانی کے غرارے
(15) اگر ہے درد سے دانتوں کے بے کل — تو انگلی سے مسوڑوں پر نمک مل

دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را — چنداں اماں نہ داد کہ شب را سحر کند

اشعار
مورخہ 12 اگست 1974ء

1. درد ملت کا شریک حال رخصت ہو گیا
قوم کو روتی رہ گئی اقبال رخصت ہو گیا

2. ڈر ہو رہی زندگی پہ ایک الزام ہوتا
نگاہیں جن کی بھی پہل نہیں رہبر کام ہوتا

3. اجڑ گیا وہ باغ جس کے گل دیا مالی تھے
سکندر جب دنیا سے گیا تو اس کے دونوں ہاتھ خالی تھے

5. قسمت نصیب کے آگے ہو کر بھی جاتی ہے پیالی پہل جاتی ہے
پھر کیا آگٹ ہے جو ٹہرے سے بھی نا کی ہیں

بچوں کی دعا
13 اگست 1974
13/8/74

1. لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری
زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری

2. دور دنیا کا میرے دم سے اندھیرا ہو جائے
ہر جگہ میرے چمکنے سے اجالا ہو جائے

3. ہو میرے دم سے یونہی میرے وطن کی زینت
جس طرح پھول سے ہوتی ہے چمن کی زینت

4. زندگی ہو میری پروانے کی صورت یارب
علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یارب

5. ہو میرا کام غریبوں کی حمایت کرنا
درد مندوں سے ضعیفوں سے محبت کرنا

6. میرے اللہ برائی سے بچانا مجھ کو
نیک جو راہ ہو اس رہ پہ چلانا مجھ کو

ڈاقبال

اشعار حالی

۱۔ وہ جو حق سے اپنے لیے چاہتے ہیں۔
وہی ہر بشر کے لیے چاہتے ہیں۔

۲۔ خدا رحم کرتا نہیں اُس بشر پر
نہ ہو درد کی چوٹ جس کے جگر پر

۳۔ کرو مہربانی تم اہل ذمین پر۔
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر۔

۴۔ غریبوں کو محنت کی رغبت دلائی۔
کہ دو بازو سے اپنی کمائی کرو تم کمائی۔

۵۔ خبر تا کہ لو اُس سے اپنی پرائی۔
نہ کرنی پڑے تم کو در در گدائی۔

۶۔ جماعت سے اپنی نرالے بھی ہیں یاں۔
نکموں میں کچھ کام والے بھی ہیں یاں

۷۔ نہ کل فکر تھا۔ یہ کہیں اس کی پھل کیا۔
نہ ہے۔ آج پروا کہ ہونا ہے کل کیا۔

۸۔ نہیں لیتے کچھ کام تدبیر سے وہ۔
سدا لڑتے رہتے ہیں تقدیر سے وہ۔

۹۔ مشقت کی ذلت جنھوں نے اُٹھائی۔
جہاں میں ملی اُن کو آخر بڑائی۔
کماتے تھے دولت جو دن رات بیٹھے۔

۱۰۔ وہ ہیں اب دھرے ہات پر ہات بیٹھے۔

۱۱۔ اُنھیں کل کی فکر آج کرنی سکھا دے۔
ذرا ان کی آنکھوں سے پردہ ہٹا دے

کہ عقلوں پہ پردے دیے ڈال اُنھوں نے۔
ہمیں کر دیا فارغ البال اُنھوں نے

(1) The Teaching of English By Wyatt & Thomson
(2) General Method By Bhatia
(3) Educational Psychology - Notes By Kamal
(4) Notes - books (three concerning).
(5) Raymont's book.
(6) Tadrise Riazi
(7) Tadrise Science.
(8) A book on School Organisation.
(9) Matriculation Science
(10) Solved Sc. Papers.
(11) English Conversation & Calligraphy copies
(12) All books borrowed from Library which are not needed here to return them.
(13) Tyre. Boot.
(14)

5) "A man can do what a man has done, or even better"

you are a Sports-man

Play the game for the sake of the game.
Play for your side and not for yourself
Be a good winner and a good loser,
i.e. modest in victory and generous in defeat
Accept all decisions in a proper spirit
Be chivalrous towards a defeated opponent
Be unselfish and always ready to teach and help other to become proficient

Pakistan Zinda Bad.

Win or Lose, Play the Game.

College Motto as follows.
Line for Children.

"Unity, Faith and Discipline."

Stadium → Pleasure
Enthusiasts
Upcoming boys.
Axiom.
Snobbish → ostentatious showy.
Nuisance → Anything offensive.
Complex. of many parts.
Jangle.
Unravelling
Instil → to infuse slowly.
Fallacy → misleading argument
Persuasive
Warily
Imperative authoritative
Facile → not difficult Easy to be done
Bamboozle. to impose upon, deceive
Queue
Falter To hesitate in speech or purpose.
Ramp
Resent. To show anger at. ابھار، غصہ کرنا
Subjugation →
Quota
Make good. پورا کرنا

Sanitation. adoption of sanitary measures of the health of community.
Anthems → Sacred songs.
Fervour → Heat, ardour
To inculcate → To impress by frequent admonitions or to teach and enforce by frequent repetition ذہن نشین کرا دینا۔ دماغ پر نقش کر دینا
Unfurled. expanded in the wind ہوا میں کھلا ہوا
Concern → business, interest; anxiety.
Gnarled. Knotty. گرہ دار درخت = Gnarled.
Caressing — پیار کرتے ہوئے

Thursday 8.3.56

① "The first characteristic of an educated man is that he is physically fit."

② "The Battle of Waterloo was won in the playing fields of Eton and Harrow."

③ "Healthy is he who can enjoy defeat as well as victory".

④ "A sound mind in a sound body is the aim of all coaching"

P. T. O

$\frac{1}{4}$ seer Fallasfa Majun.
Take 12 eggs and get the yellow portion of them
1 tola Kushta Foulaid + $\frac{1}{4}$ seer Khoha,
Mix the above like Halva and eat it
you will become strong healthy and valiant

II Take one egg and pour out the white. With
Mix dextrin $\frac{1}{2}$ tola with it and double
quantity of Sugar.
— Glue it with flour paste and heat
it, when it becomes dark like, get
the required out and make it powder
eat it with Milk. It shows the above effect

III Take $\frac{1}{4}$ seer flour of channa roasted
$\frac{1}{4}$ seer Bhakhra. $\frac{6}{16}$ seer ghee.
Make Halva with sugar shira and
eat it. Makes denser

IV 2 $\frac{7}{57}$ Panacea for General Health.
Take one chhatank of black Halila
Soak them with butter-milk for 72 hours with
a fresh addition of Lassi after every day
In cows ghee get them roasted, dry them in shade
Then grind them to powder. Mix Misri sugar, if
available. Eat one tolly with milk at night
and sharpens vision, blackens hair and
repairs other breaches of body

stagnation.
Stagnation
Frantic
Humdrum. Simple commonplace
Bristled has risen
Consolidation → [illegible] To become solid
Energisation To give strength
Complacently cheerfully - cheerfully
Context the part which precedes.
Objectives [illegible]
Heading leading
Convulsion violent agitation
Precipitate hasten To hurry. throw head
Cabal The party of plotters [illegible]
Oligarchy [illegible]
Pliant tool Easily bent
Ousting Remove by force.
Impact → collision تصادم
Ingrate ungrateful person.
Adolescence → youth. بڑھنا۔ جوان ہونا
Circumventing → To outwit [illegible]
Subversion → Utter ruin, destruction
Mitigate To render less painful, lessen.
Consensus Agreement, concord, unanimity
Overturn - To overthrow, الٹ دینا
Abolition
Uppish →

Ishaghoul ka chhilka | 1 chhatank
Post ka doda | 1 tola
Mustagi Romi | 1 tola

Grind Them and form a mixture
Half the weight of the above add sugar
and eat early in the morning
with milk Six mashas in amount

---

(1) Like trusts like — کند ہم جنس با ہم جنس پرواز
(2) ~~Other~~ Women win their goal by their sweet false words
(3) Crimson with shame and grief.
(4) Your modesty becomes your worth.
(5) May your days be many. — خدا عمر دراز بخشے!
(6) The girl & boy are ripe for wedlock. — جوان ہیں۔
7. Time often brings to naught the most sacred pledges.

"Courses of Study" By J. M. Robertson
(1) for special subject

(2) For composition — The King's English and how to write
(3) Brewer's Dictionary of Phrases and Fables.

Ink Making

(1) Powdered gall nuts 16 parts
(2) Gum arabic 8 "
(3) Cloves 1 " (لونگ)
(4) Iron sulphate 10 "

Procedure. Put into a glass vessel, cover with 100 parts of water distilled. Set aside for 2 weeks or 10 days giving an occasional shake the first 3 or 4 days. Decant and bottle for use.

2. Aleppo gall nuts 84 parts
Dutch Madder. 6 parts.

Dissolve the ink Tablet in hot water add glycerine, the ink will be running

Boot Polish — Brown

(1) Yellow wax 30 parts
(2) Soap 12 "
(3) Nankin yellow 15 " any yellow coal-tar colour.
(4) Oil of turpentine 100 "
(5) Alcohol 12 "
(6) Water 100 " گرم پانی ملا دو۔

تیل اور موم کو حل کرو۔ صابن پانی میں گرم کر کے ملا دو
کوئی زرد رنگ الکحل میں تحلیل کرو۔ پھر سب کو

Elite → the best, those who are selected

quits . clear bill

Metaphysical - worldly. - دنیاوی

Virtue. Moral goodness نیکی - پارسائی

Mock - laugh at

Influx . rush

Conjure → Imagine   defaced. spoiled

8.12.53

(1) Break through one's rule. اپنا اصول توڑ دینا

(2) Dear bought experience. ٹھوکر سیکھی ہوئی بات

(3) covetous → desirous, avaricious. حریص

(4) Lair → lying place.

5. [illegible] . To subject to [illegible]

6. primitive

---

7. Knuckles. joints of fingers. انگلیوں کی گرہ

8) Promising. ہونہار - امید افزا

9) Cut-Throat - خونی - سفاک - قاتل

10) Cut-retort. دل آزار جواب

11) Cut-purse جیب کترا

12) Cut to the heart. دل کا پارہ پارہ ہونا

(13) Remonstrate. [illegible]

(14) Remonstrance. [illegible]

(15) Look this word out in the dictionary. ڈھونڈو

[illegible]

(1) Issue. result, event, delivery, To flow out

(2) Cavern. Under ground, hollow - Den گپھا

3 shrill, sharp and piercing sound - تیز اور تیز

4 Reach upon. To inform - اطلاع دینا

5. Malice - enimety - دشمنی

6. Urchin, naughty boy -

7. Beast - Rascal

---

8. In the train of - after.

Rave - Talk like made person

Blasphemed - Talk ~~like~~ dirty language.

Dialect. language of small area.

Raze - destroy

Rack - Pulling the limbs as a punishment

Menace, Torture. Exterme pain

To pay tribute -

Nothing short of robbery:

Humour - jocularity, ill -
Defend. To protect. To save.
Objection - Adverse opinion
Accord on - Remind. Agree
Recall - To call back. To remember. Remind
Association - Ideas or Thought
Delicate and refine
Communicated → To correspond - [illegible]
Cherish - Entertain - Have
Clutch - catch
Throng - A crowd of friends
To give way → to express thoughts
Extravagance - Prodigality فضول خرچی
Affectation. show
Unravel → To explain 'express
Mystery → A Profound secret
competent. capable or suitable
delightful - Pleasant
Landscape. Picture of a portion of a country
Didactic Moralising
Swelling Theme - Expanding Topic
strains - Music
curled. Having short turn [illegible]
dell
Phoebe -

Endymion -
Eternal fire - ever lasting love.
Convey - To transport
Poppy - Narcotic plant. خشخاش - پوست
To steep - precipitous to soak. [illegible]
Latmos
Stoop - To bend forward. آگے جھکنا
Gilding To cover with thin layer of gold. Gold lay on
Ridges - summit - ut most - elevation چوٹی
Image - idol, Picture.
droop - To hang down. To pine away. [illegible]
Despoil - To Plunder or To vitiate غارت کرنا
Prospects. Distant view منظر
Reserve. To keep back [illegible]
Supper. evening meal رات کا کھانا
Improve - To make better بہتر کرنا
Altercation - Heated dispute [illegible] تکرار
Viands. dishes. food.
Flavour - Odour, Taste خوشبو - ذائقہ
Turreted. with Tower
straggling villages. ruined
surrounding glooms. darkness
Eventful moment - Important time of meal
Frittered and dribbled. wasted
Sympathy. fellow feeling - [illegible]
Inebriate - intoxicate مدہوش کرنا

Daisy - a flower
Cap —
Emeral green leaves.
Endear - To render deer, dear کرنا عزیز
Brood over to think over - غور کرنا
Craggy = Rugged Rough, Uneven ناہموار
Hence From there
Moody - gloomy غمگین
Indulge → To cherish لطف اٹھانا
Reveries - day dreams.
Breach opening in wall. violation of law
Neglect. Not to heed. غفلت کرنا
Half hearted = Half faced.
Disposal → Assignment. اختیار
Solitary. single or retired
Observation → Remark
To think deep.
Lively → sprightful, gay - زندہ دل
Involuntry → Unwilling بے ارادہ
Impress of things → Ideas' effect
Sentiment. feeling and thought

Chemistry Terms اور Formulas

(1) H_2O = water
(2) HNO_3 = شورے کا تیزاب
(3) $Na CO_3 . 10H_2O$. دھونے کا سوڈا

(4) Water of crystallised amotic wt = 18 gm.

Empirical Formula:
وہ فارمولا جس میں دی ہوئی تعداد
ایٹمی وزن / اصلی وزن Ratio میں ظاہر کی جاتی ہے :-

Hint - suggest. اشارہ کرنا To allude اشارہ کرنا
Hint - A slight allusions.
Hurt - To injure, To wound
Insipid - tasteless or vapid. bad
To make toil - To work hard. Labour
Translate To transfer or To render into another langua[ge]
Synthetical - Compose, putting two or more things together
Analytical →
Anatomise → Analyse - To disect چیر پھاڑ کرنا
Vague notion → unsettled or indefinite → Idea
Controversy - Disputation
Convet →
Remark - To say something
Bean field — cultivated field.
Short sighted →
Craving → strong desire
Dissatisfaction → discontent
Pursue - to follow تعاقب کرنا

88 Fingerend ورزبان

89. Blow own trumpet اپنی تعریف کرنا

90. 19

90 Residence. بنگلہ

91. leading citizen. سرکردہ شرفا

lawns. سبزہ

92. Married men. عالدار آدمی

93. look forward. انتظار کرنا

94. Helm. دکھنا دیوتا

going on journey Lesson II

winding Road. Meandering Road پیچ دار سڑک

March. To walk slowly

Revel:- enjoy To carouse عیش و عشرت کرنا

Revelry :- Enjoyment - عیش و عشرت

Plunge. To sink to jump

Waft:- convey. Nating Real land

Wrack. wreck, ruined goods of ship.

eager:- strongly desirous, sharp.

sight. faculty of vision. brain

Awkward. clumsy or inelegance. بھدا

Commonplaces. Ordinary Things

Eloquence. Fluency of fluency of language.

Puns. Use words of double meaning

Alliterations.

Antitheses

Repose ⟶ Rest آرام

very stuff — Essence Perfume, scent. خوشبو

Conscience → Moral sense. Morality

Comment. Remark تبصرہ

1962 —	ملّم	P. 191
1963	کیکڑہ	P. 114
1964	کوال	
1965 —		

X

Sm 1200

257

سر کے بالوں کو مضبوط اور سیاہ کرنے کا نسخہ

آملہ خشک	ہریڑاں	بہیڑے	دھنیاں	کیکر کے پتے
5 تولے	5 تولے	5 تولے	$2\frac{1}{2}$ تولے	5 تولے

ان سب کو آدھ سیر پانی میں بھگو کر رکھ دیں - صبح گرم کریں اور ابال کر خشک کر دیں - پھر کپڑے میں چھان کر (½) آدھ سیر تیل سرسوں میں ملا کر استعمال کریں بال مضبوط اور کالے ہو جائیں گے

ایک مجرّب نسخہ For Jaryan

کشتہ فولاد	کشتہ قلعی	سلاجیت	افیون
6 ماشہ	6 ماشہ	6 ماشہ	6 ماشہ

سب کو بڑ کے دودھ میں گھول کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور حسب ضرورت دودھ کے ساتھ صبح و شام کھائیں

۱۹۳۵ ... مئی ... کمیدار کا ... ہوا

1935ء مئی بیگم علامہ اقبال رحلت کر گئیں

...تراز

...عراض

...نون

...الافتاء

...متقاضی

...ک

...باز گشت

...ائب

...کندری

Marriage is partly finding the right person and partly being the right person.

Does marriage in haste mean divorce at leisure

Courtship has long been regarded as of great importance in successful marriage.

Shortness of engagement period was responsible for instability of marriages.

Marriage, like friendship is a give and take situation in which each participant must be willing to do part of giving.

[illegible] ۱۹

۱۰ رمضان المبارک

One hundred Great Lines

1. Salutary - Wholesome & promoting health. صحت بخش
2. Overthrow - To throw over, overturn. پلٹ دینا
3. Adultery - violation of marriage bed. زناکاری
4. Pristine - original - belonging to earliest time. قدیم
5. Sublimity. loftiness - Elevation - nobleness of nature. بلندی
6. Orientation. A turning towards east
7. Tentative - Experimental Empirical تجرباتی
8. To merit - To deserve. To have right to claim
9. At leisure - not engaged, free from occupation
10. Hectic war. consumptive - feverish. [illegible]
11. Census - مردم شماری

ضروری حصوں کا مطالعہ کرنا - ساری کتاب کو پڑھنے کی
ضرورت نہیں ہوتی - دلچسپ چیزوں کو پہلے پڑھنا ایک چیز کے
حصوں میں ربط پیدا کرنا - کہانی کو اس طرح سے پڑھنا کہ کسی کو سنانی ہے
خبر بھی اگر محدود کر دی جائے

بہت مفید بن سکتی ہیں
جو معلومات حاصل کی جائیں ان کا اظہار کرنا چاہئیے دوسروں پر
ورنہ گدھے پر کتابیں لادنا ہوگی - کنجوس کا خزانے کی طرح -
حفظ کرنے کے طریقے - بار بار پڑھنا - اونچا پڑھنا -
اور کانوں کو آواز سے مانوس کرنا - معانی اور مطالب کا
یاد کرنا - تعلقات کا قائم کرنا - کسی خاص چیز سے وابستگی پیدا
کرنا - جیسے VIBGOR ہے -

[illegible] { [illegible]

امتحان میں چال چلن ذہانت - استقلال انتظامی قابلیت
اور مردم شناسی وغیرہ نہیں پتہ چلتا -
مطالعہ کے اصول
جس چیز کا مطالعہ کرو اسکے معنی پوری طرح سمجھو -
مضمون کے مختلف حصوں کو ان کی اہمیت کے مطابق ترتیب دو -
ضروری اور اہم چیزوں پر پوری توجہ دو -
ان کو کتاب بند کر کے ذہن میں ان کی ترتیب کے مطابق دہراؤ
شروع میں ان حصوں کو تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد دہراؤ اور

پھر اچھی طرح وقفہ بہ وقفہ زیادہ کرو
جو کچھ یاد کیا ہوا ہو اسے فرصت کے وقت اٹھتے بیٹھتے دہراؤ
(6) جوبات بھولی ہوئی معلوم ہو اسے کتاب کی مدد سے تازہ کرو
اور پوری توجہ سے یاد کرو - تاکہ ذہن سے محو نہ ہو -
(7) ہر ایک مضمون میں ضروری حصوں قاعدوں اور تعریفوں کو حرف
بحرف زبانی یاد کر لو -
(9) اپنی درسی کتابوں اور بعض صورتوں میں عام مطالعہ کی کتابوں کے
خلاصے تیار کرو - اور ضروری اور اہم مقامات پر نشان لگا دو -
(10) علمی اصولوں کو دوسرے مواقع پر استعمال کرنے کی کوشش کرو -
اور ان کے لیے مثالیں تلاش کیا کرو - جن سے معلوم ہو کہ وہ روزمرہ
کی زندگی میں بھی کام آسکتے ہیں اور موجودہ میں [illegible]

اقبال نامہ کا [illegible] ۱۳ ۲/۵۶

ذاتی نمائش	تمرانیات
بدو شعور	معتدبہ
تکدر	مذاکرات
تعیش	ماؤف
آگاہ [illegible]	بالالتزام
اشتعال انگیز	ذکاوت
[illegible]	تولید نظم

Necessary

Apportioning.

Encounter. To face, to meet face to face, to [illegible] suddenly unexpectedly.

عمدہ جگہ اور ماحول تلاش کرنا ہے۔ اوقات کو مناسب طریقہ سے
تقسیم کرنا لازم ہے۔ سویرے سونا اور صبح جلدی جاگنا،
مطالعہ کا کمرہ ہو۔ ٹائم ٹیبل گ
ھر شور و غل ہو۔ اچھا رہتا ہے۔
ہو۔ کتابیں خاص ترتیب میں پڑی ہوں۔ کرسی میز مناسب
حال ہو۔ کرسی زیادہ آرام دہ سے نیند آجاتی ہے۔ پہلے ضروری اور
مشکل مضامین پڑھنے چاہییں۔ کیونکہ دماغ تازہ اور آمادہ
ہوتا ہے۔ ۱۱ بجے سے ۲ بجے تک دماغ کی قابلیت بہت گھٹ جاتی ہے
حساب فلسفہ اور غیر زبان کا مطالعہ دوسرے مضامین سے زیادہ
اور جلدی تھکاتا ہے۔ پابندی وقت کام میں اعتدال اور
باقاعدگی مطالعہ کی جان ہے۔

مطالعہ کے دو طریقے ہوتے ہیں۔
اول وہ مطالعہ کہ ہر لفظ کو غور سے پڑھا جائے۔ اور سمجھ کر پڑھا جائے
ہر جملے پر عبور حاصل کر کے اگلا قدم اٹھایا جائے۔
دوسرا سرسری اور عام مطالعہ۔
لوگ پہلی قسم کا مطالعہ کرتے ہیں۔ پہلے سرسری مطالعہ اور تمام
واقفیت ہونی چاہیے۔ تاکہ ایک عنوان کے حصوں میں ہم ربطی اور
ہم آہنگی پیدا ہو۔ بعد ازیں گہرا اور دقیق مطالعہ ہو۔ کوئی مشکل رہ ج
جائے۔ استاد سے اس وقت مدد لینی چاہیے جبکہ خود لاچار ہو جائے
پہلوان اسی وقت کامیاب ہوتا ہے۔ جو خود ورزش کرتا ہے۔
آپ استاد کو ورزش کرتے ہوئے نہیں دیکھتا۔

مطالعہ کو بہتر بنانے کے طریقے۔
مطالعہ کا مقصد متعین کرنا۔ کتاب کا انتخاب [illegible]

The Daffodils.

The poet was wandering in the woods. He saw a large number of daffodils growing close to one another near a lake. They danced with the wind. It was a very charming sight. Waves of the lake also danced but the daffodils were happier and more beautiful than they. The poet felt happy in the merry company of the daffodils. They put a lasting happy impression on poet's mind. They were a great source of joy to him. Even after that whenever the poet was sad the sight of daffodils came before his mind's eye and gave him much comfort, removed whatever the sad plight he was suffering from. Nature has a soothing and healing power.

$u, v \quad \frac{a}{1} = \frac{v-u}{t}$

$v - u = at$

$v = u + at$ (1)

(1) About Benjamin Franklin.

(2) How " " attained Height ~~and~~ Distinction and wealth.

(3) Self-help and self-support.

Many informations are found how Benjamin Franklin ~~invented ways to overcome poverty, how acquired wealth, self education and distinction~~ gained distinction by self-education getting wealth and changing disadvantages into favourable condition. ~~The~~ Above all, the his prominence is due to acquisition of Knowledge ~~and enriching himself with the treasure of~~ getting distinction in the field of Science and literature not only to drive happiness of life but also to get enrolled in the famous rank of philosophers.

II The Writer's love of Sounds of Nature

The speaker wants to sit with all his door wide opened to let the perfume of flowers in. Moreover he loves the sounds uttered by Nature which bring tremendous delight and happiness for him with the exception of donkey's voice. ~~The~~ He wants enjoy the melody of a goose not imprisoned in a cage but enjoying the free air. Such Sound Speaking his heart

Always look to God in hour of Danger.

" Have a firm Confidence in God.

One pleasant day, The writer
We sailed our ship toward the South.
Among so many boys in the Ship only
two were of my special liking, [illegible]
Peter. The former who was a well-built youth
of eighteen with handsome face loved
me as well. Moreover well educated and
was more than brave. The latter was of
small stature, witty and quick.
He was a harmless mischievous.
We three were united closely in the
tie of friendship. One night a severe
storm overtook us. But we decided to
remain adherent. I felt depressed
so deeply but my mother's words gave
me much comfort.

Vocabalary.

(1) Secure. قابل اطمینان ۔ بے خطر ۔ بے فکر ۔ بے اندیشہ
محفوظ ۔ مامون ۔ کھوسر کرنے والا

(2) Security. اطمینان ۔ کھٹکا

(3) Devotion فدائیت ۔ فداکاری

(4) Executive → Governing body

(5) Assess - to fix tax on. ٹیکس لگانا

(6). legislate. to make laws

(7) Legislature Supreme power in State

(8). Legislation _ law

(9) Furnish. Supply or Provide

10 Curbs. controle - (پابندی - روک)

11 Precedent _ Example دینا

" Defiance → challenge _ daring

Portal

The students are lacked in the college
Factional strife -

Bungle to do clumsily

The Uses of a Steam-Engine

~~There are so~~ The steam engine is a thing of great utility. It has not only made travels easy and cheap but also it has saved a lot of time for good thinking and good doing for public. It draws carriages, steamers and turns many cotton, silk and paper factory. Trade has become rapid with the distance being cut short.

22-7/55 What brought popularity for William.

William, though much opposed at Wesminster began to feel dignified just as he came in the line of war.

His winning mastery over the hearts his fellow-men so immediately surprised them much. The reasons being that he took share of their every torture with more regards of their interest than. Moreover he reproved those officers that did no care of the soldiers' diet. Since he took the field he left his house and lived in a hut never caring for the dust storm, which affected this being severely. He inspected his men daily and this familiarised him amongst his men. These were the reasons of his obtaining popularity.

22-7/55 } (1) Appearances are not true indication of what lies beneath.

(2) Appearances are deceptive.

(3) Appearance teach a little lesson.

(4) All that glitters is not gold.

(5) Beware of pitfall.

All that glitters is not gold signifies that appearances are deceptive and are quite different from what lies beneath. Even beauty of pleasant looking things is not the true indication. Once a mad elephant destroyed villages and very much disturbed them. Many pitfall were prepared to trap him. He once fell into one of them but got out fortunately. Since then he first examination the ground and then walked. One little lesson taught him to be cautious.

Root and branch [illegible]
He wanted to abolish slavery root and branch.

Rank and file عوام الناس
The rank and file of Pakistan are in favour of Quranic legislation

Beau - [illegible] Belle [illegible]
Don [illegible] Donna.
Hero [illegible] Heroine
Patron [illegible] Patroness
Porter دربان Portress

The advantages of Early Rising

Early to rise affords a very suitable ~~time~~ and a lot of time ~~to begin work~~ to start work. The calm moments of morning are refreshing and the work done then proves to be effective. In most cases the early risers take exercise which supplies them with a fund of energy which remains at till evening. Having a plenty of time at their disposal they work thoroughly and do not waste ~~make~~ haste. ~~Being tired by~~

Being ~~busily engage~~ the whole day the early risers go to sleep which being sound refreshes their minds and enables them ~~[illegible] renders the same energy and health~~

Being busily engaged throughout the day they get tired which brings them the sound sleep. The next day they again get up with the same health, vigour and freshness